احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

خطبہ نمبر 51

منگل 23 دسمبر 2003ء

روزنامہ C.P.L 29 ٹیلیفون نمبر 213029

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 23 دسمبر 2003ء 28 شوال 1424 ہجری - 23 فتح 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 290

سب سے سچا وجود

حضرت علیؓ جب حضور ﷺ کا حلیہ مبارک بیان کرتے تو یہ بھی فرماتے کہ:

آپ سب لوگوں سے زیادہ فراخ اور پاک سینہ والے اور سب سے بڑھ کر سچے اور کھرے وجود تھے۔

(جامع ترمذی کتاب المناقب باب صفة النبی حدیث نمبر 3571)

جھوٹ سے نفرت اور سچائی کا خلق اختیار کرنے کے بارے میں پر معارف خطبہ

اے ایمان لانے والو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ

صدق مجسم قرآن شریف ہے اور پیکر صدق آنحضرت ﷺ کی ذات مبارک ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 19۔دسمبر 2003ء بمقام بیت الفتوح لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 19 ردسمبر 2003ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ آپ نے اپنے ایمان افروز خطبہ میں جھوٹ سے نفرت کرنے اور سچائی کا خلق اختیار کرنے کے بارہ میں پر معارف خطاب فرمایا۔ اس مضمون کی تشریح آیات قرآنی، احادیث نبویہؐ اور ارشادات حضرت مسیح موعود کی روشنی میں بیان کرتے ہوئے احباب جماعت کو تاکید فرمائی کہ سچائی کے ساتھ چمٹ جائیں اور جھوٹ سے نفرت کریں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا بھر میں براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا اور متعدد زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔

حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ التوبہ کی آیت نمبر 119 کی تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ ہے اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ حضور نے فرمایا کہ انبیاء دنیا میں بگڑی ہوئی مخلوق کو سیدھا راستہ دکھانے آتے ہیں۔ اور سیدھے راستہ پر سچائی پر قائم ہوئے بغیر نہیں چلا جا سکتا۔ آنحضرت ﷺ نے ہر معاملے میں سچ پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ خوف خدا اختیار کرنے کا اللہ تعالیٰ نے ایک یہ بھی طریق بیان فرمایا ہے کہ صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ آنحضرتؐ سے بڑھ کر دنیا میں کوئی صادق نہیں ہے۔ اس نبیؐ کے ساتھ چمٹ جاؤ اور اس کی تعلیم کا ساتھ دو۔ حضرت مسیح موعود نے سچ کی حسین تعلیم کو کھول کر بیان کیا ہے آپ نے فرمایا کہ جس قدر سچائیاں قرآن میں ہیں کسی اور کتاب اور دین میں نہیں ہیں۔ ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم سچ پر عمل کریں اور اسے اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیں۔

آنحضرتؐ نے کبائر گناہ یہ بیان فرمائے ہیں کہ اللہ کا شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی اور پھر جوش کے ساتھ فرمایا کہ جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا۔ جھوٹے کی یہ علامت ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو آگے بیان کر دیتا ہے۔ کسی کے دل میں سچائی اور کذب جمع نہیں ہو سکتے۔ منافق کی چار علامتیں ہیں وہ گفتگو میں جھوٹ بولتا ہے، معاہدے میں غداری کرتا ہے، وعدہ خلافی کرتا ہے اور جھگڑے میں گالی گلوچ سے کام لیتا ہے۔ جس نے کسی بچے کو کہا آؤ میں تمہیں کچھ دیتا ہوں اور پھر اسے نہیں دیتا تو یہ جھوٹ میں شمار ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ قرآن کریم نے دروغ گوئی کو بت پرستی کے برابر ٹھہرایا ہے۔ اس لئے بتوں کی پلیدی اور جھوٹ کی پلیدی سے پرہیز کرو۔ آج دنیا میں بہت جھوٹ پھیل گیا ہے جھوٹی اسناد جھوٹے مقدمات اور جھوٹی گواہیاں بنالی جاتی ہیں۔ جھوٹ کو اللہ نے نجاست قرار دیا ہے۔ سچ بولو خواہ تمہیں یا تمہارے عزیز کو نقصان پہنچ رہا ہو۔ سچائی سے رعب قائم ہوتا ہے۔ سچائی اختیار کرنے والے کی مدد خدا کرتا ہے کیونکہ خدا کی ذات سچائی کا سرچشمہ ہے۔ صدق مجسم قرآن شریف ہے اور پیکر صدق آنحضرتؐ کی مبارک ذات ہے۔

حضور انور نے احباب کو سچائی اختیار کرنے کی نصیحت فرمائی کہ ہر شعبہ زندگی میں سچ کا دامن پکڑے رکھنا ہے خواہ وکالت کا پیشہ ہو خواہ ڈاکٹر ہو یا استاد یا دوسرے معاملات زندگی مثلاً میاں بیوی کے حقوق، سب میں سچائی اختیار کریں اور دوسروں کی انگلی احمدی کے بارے میں اٹھے تو یہ گواہی دے کہ احمدی سچ بولتے ہیں۔ ہنسی مذاق میں بھی جھوٹ کا استعمال نہ کریں۔ کسی بھی پیشے اور کاروبار میں جھوٹ کا سہارا نہیں لینا۔ جھوٹ بولنے والا شرک کرتا ہے کیونکہ وہ جھوٹ کو اپنا رازق سمجھ بیٹھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو سچائی کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والا بنا دے اور ہمارے دلوں میں جھوٹ کی نفرت پیدا کر دے۔

نمایاں کامیابی

مکرم میجر (ر) منور احمد صاحب امیر ضلع ملتان تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے بھتیجے مکرم وقاص حسن صاحب ابن مکرم ڈاکٹر بریگیڈیئر مبارک احمد صاحب نے امسال CSS کے مقابلے کے امتحان میں مجموعی طور پر پورے پاکستان سے دوسری پوزیشن حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو جماعت اور ہمارے خاندان کے لئے بابرکت کرے۔ اور آئندہ بھی کامیابیاں عطا کرتا چلا جائے۔ آمین

عطیات برائے امداد طلباء

حصول علم ہمارا دینی فریضہ ہے۔ جماعت کو خدا کے فضل سے اس فریضہ کی ادائیگی کیلئے مستحق طلبہ و طالبات کی مالی معاونت کی توفیق مل رہی ہے۔ اس مقصد کیلئے نظارت تعلیم کے تحت باقاعدہ شعبہ قائم کیا گیا ہے۔ اس شعبہ کی طرف سے ہر سال سینکڑوں احمدی طلبہ کو وظائف دیئے جاتے ہیں۔ یہ شعبہ خالصۃً احباب جماعت کے عطیات سے کام کرتا ہے۔ اس کار خیر میں حصہ لے کر جماعت کے علمی تشخص کو قائم کرنے والوں اور قومی خدمت کرنے والوں میں شامل ہوں۔ اس مد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ یہ عطیات براہ راست نگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلباء بھجوائے جاسکتے ہیں۔

امریکہ سے آرتھوپیڈک سرجن کی آمد

احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن آف USA کے تعاون سے فضل عمر ہسپتال میں امریکہ سے مکرم ڈاکٹر مرزا امین بیگ صاحب ماہر امراض ہڈی وجوڑ (آرتھوپیڈک سرجن) مورخہ 22 دسمبر تا 25 دسمبر تک فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کر رہے ہیں جو احباب اس سہولت سے استفادہ کرنا چاہتے ہوں وہ سرجیکل آؤٹ ڈور سے ریفر کروا کر اپنی پرچی بنوالیں۔ بغیر ریفر کروائے ڈاکٹر صاحب کو دکھانا ممکن نہ ہوگا۔ مزید معلومات کے لئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ فرمائیں۔ (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

خطبہ جمعہ

اللہ کی رسی کو پکڑنے اور نظام سے وابستہ رہنے میں ہی آپ کی بقا ہے

شرکاء جلسہ سالانہ جرمنی ثابت کریں کہ محض للہ یہ تین دن گزارنے کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں

﴿اطاعت نظام اور اطاعت امیر کے موضوع پر لطیف اور پر معارف خطبہ جمعہ﴾

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 22راگست 2003ء مطابق 22 ظہور 1382 ہجری شمسی بمقام من ہائم جرمنی

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

نظام کی کامیابی اور ترقی کا انحصار اس نظام سے منسلک لوگوں اور اس نظام کے قواعد و ضوابط کی مکمل پابندی کرنے پر ہوتا ہے۔ چنانچہ دیکھ لیں کہ ترقی یافتہ ممالک میں قانون کی پابندی کی شرح تیسری دنیا یا ترقی پذیر ممالک سے بہت زیادہ ہے اور ان ممالک کی ترقی کی ایک بہت بڑی وجہ یہی ہے کہ عموماً چاہے بڑا آدمی ہو یا افسر ہو اگر ایک دفعہ اس کی غلطی باہر نکل گئی تو پھر اتنا شور پڑتا ہے کہ اس کو اس غلطی کے نتائج بہرحال بھگتنے پڑتے ہیں اور اپنی اس غلطی کی جو بھی سزا ہے اس کو برداشت کرنی پڑتی ہے۔ جبکہ غریب ممالک میں یا آج کل جو ٹرم (Term) ہے تیسری دنیا کے ممالک میں آپ دیکھیں گے کہ اگر کوئی غلط بات ہے تو اس پر اس حد تک پردہ ڈالنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ احساس ندامت اور شرمندگی بھی ختم ہو جاتا ہے اور نتیجۃً ایسی باتیں ہی پھر ملکی ترقی میں روک بنتی ہیں۔ تو اگر دنیاوی نظام میں قانون کی پابندی کی اس حد تک، اس شدت سے ضرورت ہے تو روحانی نظام جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اترا ہوا نظام ہے اس میں کس حد تک اس پابندی کی ضرورت ہوگی اور کس حد تک اس پر عمل کرنے کی ضرورت ہوگی۔ یاد رکھیں کہ دینی اور روحانی نظام چونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے رسولوں کے ذریعہ اس دنیا میں قائم ہوتے ہیں اس لئے بہرحال انہی اصولوں کے مطابق چلنا ہوگا جو خدا تعالیٰ نے ہمیں بتائے ہیں اور نبی کے ذریعہ، انبیاء کے ذریعے پہنچے اور.......... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ یہ نظام ہم تک پہنچا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے احمدیوں پر کہ.......... اس زمانے میں مسیح موعود اور مہدی کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق بھی اس نے عطا فرمائی جس میں ایک نظام قائم ہے، ایک نظام خلافت قائم ہے، ایک مضبوط کڑا آپ کے ہاتھ میں ہے جس کا ٹوٹنا ممکن نہیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ یہ کڑا تو ٹوٹنے والا نہیں لیکن اگر آپ نے اپنے ہاتھ اگر ذرا ڈھیلے کئے تو آپ کے ٹوٹنے کے امکان پیدا ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس سے بچائے۔ اس لئے اس حکم کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھو اور نظام جماعت سے ہمیشہ چمٹے رہو۔ کیونکہ اب اس کے بغیر آپ کی بقا نہیں۔ یاد رکھیں کہ شیطان راستہ میں بیٹھا ہے۔ ہمیشہ آپ کو ورغلاتا رہے گا لیکن اس آیت کو ہمیشہ مدنظر رکھیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(۔) (سورۃ البقرہ:209)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم سب کے سب اطاعت (کے دائرہ) میں داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں کے پیچھے نہ چلو۔ یقیناً وہ تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔

حضرت مصلح موعود اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ: ''اے مومنو! تم سارے کے سارے پورے طور پر.......... میں داخل ہو جاؤ اور اس کی اطاعت کا جوا اپنی گردنوں پر کامل طور پر رکھ لو۔ یا اے.......... تم اطاعت اور فرمانبرداری کی ساری راہیں اختیار کرو اور کوئی بھی حکم ترک نہ کرو۔ اس آیت میں کافۃ ، الذین امنوا کا بھی حال ہو سکتا ہے اور.......... کا بھی۔ پہلی صورت میں اس کے یہ معنے ہیں کہ تم سب کے سب.......... میں داخل ہو جاؤ۔ یعنی تمہارا کوئی فرد بھی ایسا نہیں ہونا چاہئے جو اطاعت اور فرمانبرداری کے مقام پر کھڑا نہ ہو۔ یا جس میں بغاوت اور نشوز کے آثار پائے جاتے ہوں۔ دوسری صورت میں اس کے یہ معنے ہیں کہ تم پورے کا پورا.......... قبول کرو۔ یعنی اس کا کوئی حکم ایسا نہ ہو جس پر تمہارا عمل نہ ہو۔ یہ قربانی ہے جو اللہ تعالیٰ ہر مومن سے چاہتا ہے کہ انسان اپنی تمام آرزوؤں تمام خواہشوں اور تمام امنگوں کو خدا تعالیٰ کے لئے قربان کر دے اور ایسا نہ کرے کہ جو اپنی مرضی ہو وہ تو کرے اور جو نہ ہو وہ نہ کرے۔ یعنی اگر شریعت اس کو حق دلاتی ہو تو کہے کہ میں شریعت پر چلتا ہوں اور اسی کے ماتحت فیصلہ ہونا چاہئے۔ لیکن اگر شریعت اس سے کچھ دلوائے اور ملکی قانون نہ دلوائے تو کہے کہ ملکی قانون کی رو سے فیصلہ ہونا چاہئے۔ یہ طریق حقیقی ایمان کے بالکل منافی ہے۔ چونکہ پچھلی آیات میں اللہ تعالیٰ نے بتایا تھا کہ.......... میں بعض ایسے کمزور لوگ بھی پائے جاتے ہیں جو قومی ترقی اور رفاہیت کے دور میں فتنہ و فساد پر اتر آتے ہیں۔ اور وہ بھول جاتے ہیں کہ ہماری پہلی حالت کیا تھی اور پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمیں کیا کچھ عطا کر دیا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ.......... نصیحت فرماتا ہے کہ بے شک تم مومن کہلاتے ہو مگر تمہیں یاد رکھنا چاہئے کہ صرف مونہہ سے اپنے آپ کو مومن کہنا تمہیں نجات کا مستحق نہیں بنا سکتا۔ تم اگر نجات حاصل کرنا چاہتے ہو تو اس کا طریق یہ ہے کہ اول ہر قسم کی منافقت اور بے ایمانی کو اپنے اندر سے دور کرنے کی کوشش کرو۔ اور قوم کے ہر فرد کو ایمان اور اطاعت کی مضبوط چٹان پر قائم کرو۔ دوم صرف چند احکام پر عمل کر کے خوش نہ ہو جاؤ۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے تمام احکام پر عمل بجالاؤ۔ اور صفات الٰہیہ کا کامل مظہر بننے کی کوشش کرو۔''

(تفسیر کبیر جلد2صفحہ 456`457)

یہاں ان ممالک میں جہاں.......... قوانین لاگو نہیں، یہ بات دیکھنے میں آتی ہے جیسا کہ حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ یہ نہ ہو کہ تمہارے مدنظر صرف اور صرف اپنا ذاتی مفاد ہو۔ لڑائی جھگڑے کی صورت میں جہاں دیکھتے ہیں کہ شریعت بہتر حق دلا سکتی ہے تو فوراً جماعت میں درخواست دیتے ہیں کہ ہمارا فیصلہ جماعت کرے۔ اور جہاں ملکی قانون کے تحت فائدہ نظر آتا ہو تو بغیر جماعت سے پوچھے ملکی عدالتوں میں چلے جاتے ہیں اور جماعت کی بات کسی طرح ماننے پر راضی نہیں ہوتے کیونکہ اس وقت ان کے سر پر شیطان سوار ہوتا ہے اور اگر ملکی قانون ان کے خلاف فیصلہ دے دے تو پھر واپس نظام جماعت کے پاس دوڑے آتے ہیں کہ ہم غلط فہمی کی وجہ سے اپنے

پبلشر آغا سیف اللہ ' پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

جھگڑے کا فیصلہ کروانے کے لئے ملکی عدالت میں چلے گئے تھے، ہمیں معاف کر دیا جائے۔ اب جو نظام کہے گا ہم قابل قبول ہوگا۔ تو یاد رکھیں کہ اب واپس آنے کا مقصد نظام جماعت کی اطاعت اور محبت نہیں ہے بلکہ یہ کوشش ہے کہ شاید ہمارا داؤ چل جائے اور صدر یا امیر یا قاضی کو کسی طرح ہم قائل کر لیں اور اپنے حق میں فیصلہ کروالیں۔ تو اس سلسلہ میں یاد رکھنا چاہئے کہ جب ایک دفعہ نظام جماعت چھوڑ کر آپ اپنے فیصلوں کے لئے ملکی عدالتوں میں چلے گئے اور بغیر اجازت نظام جماعت کے چلے گئے یا نظام پر دباؤ ڈالا کہ ہم نے جماعت کے اندر فیصلہ نہیں کروانا ہمیں بہرحال اجازت دی جائے کہ ہم ملکی قانون کے مطابق فیصلہ کروائیں۔ پھر ایسے لوگوں کا کبھی بھی جب کوئی معاملہ ہو تو نظام جماعت نہیں سنے گا۔ پھر وہ کبھی اپنے معاملے جماعت کے پاس نہ لائیں۔ اور جب ایسے لوگوں کے معاملے نظام جماعت لینے سے انکار کرتا ہے تو پھر ایسے لوگ سیکرٹری امور عامہ، صدر یا امیر کے خلاف شکایات کرنا شروع کر دیتے ہیں، اعتراض شروع کر دیتے ہیں کہ دیکھو یہ لوگ ہمارے جھگڑوں کو نمٹانے میں تعاون نہیں کرتے۔ خلیفہ وقت کو بھی لمبے لمبے خط لکھے جاتے ہیں اور وقت ضائع کیا جاتا ہے۔ تو یہ سب شیطانی خیال ہیں۔ وہ تمہارے دل میں پہلے وسوسہ ڈالتا ہے، کہ دیکھو اپنا معاملہ جماعت میں نہ لے کے جانا۔ دوسرے فریق کے تعلقات عہدیداران سے زیادہ ہیں وہ تمہارے خلاف فیصلہ کروالے گا اور اپنے حق میں فیصلہ کروالے گا۔ تو پھر ایک دفعہ شیطان کی گرفت میں آ گئے تو پھر باہر نکلنا مشکل ہوتا ہے اور ایک چکر شروع ہو جاتا ہے جو آہستہ آہستہ دلوں میں داغ پیدا کرتا رہتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''اے ایمان والو! خدا کی راہ میں گردن ڈال دو اور شیطانی راہوں کو اختیار مت کرو کہ شیطان تمہارا دشمن ہے۔ اس جگہ شیطان سے مراد وہی لوگ ہیں جو بدی کی تعلیم دیتے ہیں۔''

(تفسیر حضرت مسیح موعود جلد اول صفحہ 698۔ سورۃ البقرہ آیت :209)

تو ایک تو یہ وجہ ہے کہ ذاتی جھگڑوں کی وجہ سے چاہے نظام جماعت سے فیصلہ کروایا جا رہا ہے یا نہیں کروایا جا رہا جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا کہ لوگ ہیں جو تمہیں بدی کی تعلیم دیتے ہیں، بدخیالات دل میں پیدا کرتے ہیں، نظام کے خلاف ابھارتے ہیں ان کی وجہ سے تم شیطان کے چکر میں آ جاتے ہو۔ تو وہ چکر یہی ہے کہ چاہے ملکی عدالت میں جھگڑوں کی صورت میں جائیں یا نظام جماعت سے اپنے معاملات کا فیصلہ کروانے کی کوشش کریں۔ کوئی نہ کوئی فریق جس کے خلاف فیصلہ ہوتا ہے جماعتی عہدیداران کو ملوث کر کے اس کے خلاف ہو جاتا ہے اور پھر نظام پر بدظنی شروع ہو جاتی ہے اور اس کے خلاف اظہار شروع ہو جاتا ہے۔ تو عملاً ایسے لوگ اپنے آپ کو نظام جماعت سے علیحدہ کر لیتے ہیں۔ اور پھر وہ نہ ادھر کے رہتے ہیں نہ ادھر کے رہتے ہیں۔

اس سلسلہ میں اس حدیث کو ہم سب کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے حاکم سے ناپسندیدہ بات دیکھے اور وہ صبر کرے۔ کیونکہ جو نظام سے بالشت بھر جدا ہوا اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔

(صحیح مسلم کتاب الامارہ۔ باب الامر بلزوم الجماعۃ عند ظہور الفتن و تحذیر الدعاۃ الی الکفر)

پھر ایک حدیث میں آتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ میری امت کو ضلالت اور گمراہی پر جمع نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کی مدد جماعت کے ساتھ ہوا کرتی ہے۔ جو شخص جماعت سے الگ ہوا وہ گویا آگ میں پھینکا گیا۔

(ترمذی کتاب الفتن باب فی لزوم الجماعۃ)

تو ہمیشہ یہ بات ذہن میں رہنی چاہئے کہ جو بھی صورت حال ہو ہمیشہ صبر کرنا ہے۔ یہ بھی ذہن میں رہے کہ صبر ہمیشہ حق تلفی کے احساس پر ہی انسان کو ہوتا ہے۔ اب یہاں احساس کا لفظ میں نے اس لئے استعمال کیا ہے کہ اکثر جس کے خلاف فیصلہ ہو اس کو یہ خیال ہوتا ہے کہ یہ فیصلہ غلط ہوا ہے اور میرا حق بنتا تھا۔ تو یہ خیال دل سے نکال دیں۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ نیچے سے لے کر اوپر تک سارا نظام جو ہے غلط فیصلے کرتا چلا جائے اور یہ بدظنی پھر خلیفہ وقت تک پہنچ جاتی ہے۔ اگر ہر احمدی کے سامنے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان رہے کہ (۔) (سورۃ النساء آیت: 60) اس کا ترجمہ ہے کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے حکام کی بھی۔ اور اگر تم کسی معاملہ میں (اولوالامر سے) اختلاف کرو تو ایسے معاملے اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دیا کرو اگر (فی الحقیقت) تم اللہ پر اور یوم آخر پر ایمان لانے والے ہو۔ یہ بہت بہتر (طریق) ہے اور انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہے۔

تو سوائے اس کے کہ کوئی ایسی صورت پیدا ہو جائے جہاں واضح شرعی احکامات کی خلاف ورزی کے لئے تمہیں کہا جائے، اللہ اور رسول کی اطاعت اسی میں ہے کہ نظام جماعت کی، عہدیداران کی اطاعت کرو، ان کے حکموں کو، ان کے فیصلوں کو مانو۔ اگر یہ فیصلے غلط ہیں تو اللہ تمہیں صبر کا اجر دے گا۔ کیونکہ تم یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اللہ پر معاملہ چھوڑ دو۔ تمہیں اختیار نہیں ہے کہ اپنے اختلاف پر ضد کرو۔ تمہارا کام صرف اطاعت ہے، اطاعت ہے، اطاعت ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

''اللہ اور اس کے رسول اور ملوک کی اطاعت اختیار کرو۔ اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت اور روشنی آ جاتی ہے۔ مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے مگر ہاں یہ شرط ہے کہ سچی اطاعت ہو اور یہی مشکل امر ہے۔ اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کر دینا ضروری ہوتا ہے۔ بدوں اس کے اطاعت ہو نہیں سکتی اور ہوائے نفس ہی ایک ایسی چیز ہے جو بڑے بڑے موحدوں کے قلب میں بھی بت بن سکتی ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر کیسا فضل تھا اور وہ کس قدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں فنا شدہ قوم تھی۔ یہ سچی بات ہے کہ کوئی قوم، قوم نہیں کہلا سکتی اور ان میں ملیت اور یگانگت کی روح نہیں پھونکی جاتی جب تک کہ وہ فرمانبرداری کے اصول کو اختیار نہ کرے۔ اور اگر اختلاف رائے اور پھوٹ رہے تو پھر سمجھ لو کہ یہ ادبار اور تنزل کے نشانات میں .... کے ضعف اور تنزل کے منجملہ دیگر اسباب کے باہم اختلاف اور اندرونی تنازعات بھی ہیں۔ پس اگر اختلاف رائے کو چھوڑ دیں اور ایک کی اطاعت کریں جس کی اطاعت کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے پھر جس کام کو چاہتے ہیں وہ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے۔ اس میں یہی تو سر ہے۔ اللہ تعالیٰ توحید کو پسند فرماتا ہے اور یہ وحدت قائم نہیں ہو سکتی جب تک اطاعت نہ کی جاوے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ بڑے بڑے اہل الرائے تھے۔ خدا نے ان کی بناوٹ ایسی ہی رکھی تھی۔ وہ اصول سیاست سے بھی خوب واقف تھے کیونکہ آخر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صحابہ کرام خلیفہ ہوئے اور ان میں سلطنت آئی تو انہوں نے جس خوبی اور انتظام کے ساتھ سلطنت کے بار گراں کو سنبھالا ہے اس سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ ان میں اہل الرائے ہونے کی کیسی قابلیت تھی مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور ان کا یہ حال تھا کہ جہاں آپ نے فرمایا اپنی تمام راؤں اور دانشوں کو اس کے سامنے حقیر سمجھا اور جو کچھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی کو واجب العمل قرار دیا۔ ان کی اطاعت میں گمشدگی کا یہ عالم تھا کہ آپؐ کے وضو کے بقیہ پانی میں برکت ڈھونڈتے تھے۔ اور آپ کے لب مبارک کو متبرک سمجھتے تھے۔ اگر ان میں یہ اطاعت کی تسلیم کا مادہ نہ ہوتا بلکہ ہر ایک اپنی اصلی رائے کو مقدم سمجھتا اور پھوٹ پڑ جاتی تو وہ اس قدر مراتب عالیہ کو نہ پاتے۔ میرے نزدیک شیعہ سنیوں کے جھگڑوں کو چکا دینے کے لئے یہی ایک دلیل کافی ہے کہ صحابہ کرام میں باہم پھوٹ، ہاں باہم کسی قسم کی پھوٹ اور عداوت نہ تھی۔ کیونکہ ان کی ترقیاں اور کامیابیاں اس امر پر دلالت

کررہی ہیں کہ وہ باہم ایک تھے اور کچھ بھی کسی سے عداوت نہ تھی۔ ناسمجھ مخالفوں نے کہا کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلایا گیا۔ مگر میں کہتا ہوں یہ صحیح نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ دل کی نالیاں اطاعت کے پانی سے لبریز ہوکر بہہ نکلی تھیں۔ یہ اس اطاعت اور اتحاد کا نتیجہ تھا کہ انہوں نے دوسرے دلوں کو تسخیر کرلیا۔ آپؐ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل وصورت جس پر خدا پر بھروسہ کرنے کا نور چڑھا ہوا تھا اور جوجلالی اور جمالی رنگوں کو لئے ہوئے تھی اس میں بھی ایک کشش اور قوت تھی کہ وہ بے اختیار دلوں کو کھینچ لیتے تھے۔ اور پھر آپ کی جماعت نے اطاعت رسول کا وہ نمونہ دکھایا اور اس کی استقامت ایسی فوق الکرامت ثابت ہوئی کہ جو ان کو دیکھتا تھا وہ بے اختیار ہوکر ان کی طرف چلا آتا تھا۔ غرض صحابہ کی سی حالت اور حوادث کی ضرورت اب بھی ہے ....

اطاعت ہوتو ویسی ہو۔ باہم محبت اور اخوت ہوتو ویسی ہو۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود جلد دوم صفحہ 246تا 248زیر سورۃ النساء آیت :60)

اطاعت کے بارہ میں کچھ احادیث پیش کرتا ہوں۔

حذیفہؓ بن یمان سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم برائی میں تھے پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں بھلائی دی۔ اب اس کے بعد بھی کچھ برائی ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ میں نے کہا پھر اس کے بعد بھلائی ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ میں نے کہا پھر اس کے بعد برائی۔ آپ نے فرمایا: ہاں میں نے کہا کیسے؟ آپؐ نے فرمایا میرے بعد وہ لوگ حاکم ہوں گے جو میری راہ پر نہ چلیں گے۔ میری سنت پر عمل نہیں کریں گے اور ان میں ایسے لوگ ہوں گے جن کے دل شیطان کے سے اور بدن آدمیوں کے سے ہوں گے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس وقت میں کیا کروں۔ آپؐ نے فرمایا: اگر تو ایسے زمانہ میں ہوتو حاکم کی بات کو سن اور مان خواہ وہ تیری پیٹھ پھوڑے اور تیرا مال لے لے۔ پس تو اس کی بات سنے جا اور اس کا حکم مانتا رہ۔

(صحیح مسلم کتاب الامارہ۔ باب الامر بلزوم الجماعۃ عند ظهور الفتن و تحذیر الدعاۃ الی الکفر)

تو اس حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر ظلم کی حد تک بھی تمہارے ساتھ تمہارے عہدیداران کی طرف سے سلوک ہو رہا ہے تب بھی تم ان کی اطاعت کئے جاؤ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اطاعت کو اتنی اہمیت دی تھی کہ مختلف زاویوں سے امت کو اس بارہ میں سمجھاتے رہے۔

چند احادیث ہیں:

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سنو اور اطاعت کرو۔ خواہ تم پر ایسا حبشی غلام (حاکم بنادیا جائے) جس کا سر منقہ کی طرح (چھوٹا) ہو۔

(صحیح بخاری ، کتاب الاحکام، باب السمع و الطاعۃ للامام مالم تکن معصیۃ)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے اپنا ہاتھ کھینچا وہ اللہ تعالیٰ سے (قیامت کے دن) اس حالت میں ملے گا کہ نہ اس کے پاس کوئی دلیل ہوگی نہ عذر۔ اور جو شخص اس حالت میں مرا کہ اس نے امام وقت کی بیعت نہیں کی تھی تو وہ جاہلیت اور گمراہی کی موت مرا۔

(صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب الامر بلزوم الجماعۃ عند ظهور الفتن)

پھر ایک حدیث میں آتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **تنگدستی اور خوشحالی، خوشی اور ناخوشی، حق تلفی اور ترجیحی سلوک، غرض ہر حالت میں تیرے لئے حاکم وقت کے حکم کو سننا اور اس کی اطاعت کرنا واجب ہے۔**

(صحیح مسلم کتاب الامارۃ)

پھر حضرت عبادہ بن ولید اپنے دادا کی روایت اپنے والد کی زبانی بیان کرتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور بات ماننے کی بنیاد پر بیعت کی تھی۔ سختی اور راحت اور خوشی اور ناخوشی میں خواہ ہمارے حق کا خیال نہ رکھا جائے اور اس بنیاد پر کہ ہم جھگڑا نہ کریں گے۔ اس شخص کی سرداری میں جو اس کے لائق ہے اور ہم سچ بات کہیں گے جہاں ہوں گے۔ اللہ کی راہ میں ہم کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔

(صحیح مسلم کتاب الامارہ۔ باب وجوب طاعۃ الامراء فی غیر معصیۃ و تحریمها فی المعصیۃ)

تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ لوگوں کے حقوق کا خیال رکھنے والا کون تھا۔ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ حق کا نہ خیال رکھا جائے تب بھی ہم اطاعت کریں گے۔ لیکن یہاں کچھ اصول بدل رہے ہیں۔ حالانکہ تمام صحابہ اس بات کی گواہی دیتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حق سے بڑھ کر حق ادا کرنے والے تھے اور آپؐ کے متعلق تو یہ خیال بھی نہیں کیا جاسکتا تھا کہ آپؐ کسی کے حق کا خیال نہیں رکھیں گے۔ لیکن کیونکہ یہاں نظام جماعت کی بات ہو رہی ہے جس میں اس کے ماننے والوں کا اطاعت سے باہر رہنے کا ادنیٰ سا تصور بھی برداشت نہیں ہوسکتا اس لئے یہ عہد لیا جارہا ہے کہ ہم ہر حالت میں چاہے ہمارے حقوق کا نہ بھی خیال رکھا جارہا ہو ہم مکمل اطاعت اور فرمانبرداری کے جذبہ سے اس عہد بیعت کو نبھائیں گے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی کا حق مار رہے ہیں بلکہ اب جب جماعتی زندگی کا معاملہ آئے گا تو حق کے معیار بدلنے چاہئیں۔ اب تم اپنی ذات کے بارہ میں نہ سوچو بلکہ جماعت کے بارہ میں سوچو۔ اور اپنے ذاتی حقوق خود خوشی سے چھوڑو۔ اور جماعتی حقوق کی ادائیگی کی کوشش کرو۔ یہاں وہی مضمون ہے کہ اعلیٰ چیز کے لئے ادنیٰ چیز کو قربان کرو۔ پھر جو ہمارا عہدیدار یا امیر مقرر ہوگیا اب اس کی اطاعت تمہارا فرض ہے۔ اس کی اطاعت کریں اور یہ سوال نہ اٹھائیں کہ یہ کیوں بنایا گیا۔ بعض دفعہ یہ ہوتا ہے کہ برادریاں لعن طعن کرتی ہیں کہ ہمارے خاندان کے اس کے ساتھ یہ یہ مسئلے تھے اور تم اس کی اطاعت کر رہے ہو۔ تو اللہ کی خاطر اس لعنت ملامت سے بالکل نہیں ڈرنا۔ یہ ہے ایک اعلیٰ اور مضبوط نظام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قائم کرنا چاہتے ہیں۔

حضرت مصلح موعود اس سلسلہ میں فرماتے ہیں: قرآن جس کو اطاعت کہتا ہے وہ نظام اور ضبط نفس کا نام ہے یعنی کسی شخص کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ انفرادی آزادی کو قومی مفاد کے مقابلہ میں پیش کرسکے۔ یہ ہے ضبط نفس اور یہ ہے نظام۔

(تفسیر کبیر از حضرت مصلح موعود جلد10 صفحہ 156)

ایک حدیث میں آتا ہے۔ حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سننا اور اطاعت کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ خواہ وہ امر اس کو پسند ہو یا ناپسند۔ یہاں تک کہ اسے معصیت کا حکم دیا جائے۔ اور اگر معصیت کا حکم دیا جائے تو پھر اطاعت اور فرمانبرداری نہ کی جائے۔ (صحیح بخاری کتاب الاحکام)

تو جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ سوائے اس کے کہ شریعت کے واضح احکام کی خلاف ورزی ہو۔ ہر حال میں اطاعت ضروری ہے اور اس حدیث میں بھی یہی ہے۔ یہاں ایک بات کی وضاحت ضروری ہے کہ تم گھر بیٹھے فیصلہ نہ کرلو کہ یہ حکم شریعت کے خلاف ہے اور یہ حکم نہیں۔ ہوسکتا ہے تم جس بات کو جس طرح سمجھ رہے ہو وہ اس طرح نہ ہو۔ کیونکہ الفاظ یہ ہیں کہ معصیت کا حکم دے، گناہ کا حکم دے۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے نظام جماعت اتنا پختہ ہوچکا ہے کہ کوئی ایسا شخص عہدیدار بن ہی نہیں سکتا جو اس حد تک گر جائے اور ایسے احکام دے۔ تو بات صرف اس حکم کو سمجھنے، اس کی تشریح کی رہ گئی۔ تو پہلے تو خود اس عہدیدار کو توجہ دلاؤ۔ اگر نہیں مانتا تو اس سے بالا جو عہدیدار ہے، افسر ہے، امیر ہے، اس تک پہنچاؤ۔ اور پھر خلیفہ وقت کو پہنچاؤ۔ لیکن اگر یہ تمہارے نزدیک برائی ہے تو پھر تمہیں یہ حق بھی نہیں پہنچتا کہ باہر اس کا ذکر کرتے پھرو۔ کیونکہ برائی کو تو وہیں روک دینے کا حکم ہے۔ اب تمہارا یہ فرض ہے کہ نظام بالا تک پہنچاؤ اور اس کا فیصلے کا انتظار کرو۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

''یہ جو امارت اور خلافت کی اطاعت کرنے پر اس قدر زور دیا گیا ہے اس کے یہ معنے

نہیں ہیں کہ امیر یا خلیفہ کا ہر ایک معاملہ میں فیصلہ صحیح ہوتا ہے۔ کئی دفعہ کسی معاملہ میں وہ غلطی کر جاتے ہیں۔ مگر باوجود اس کے ان کی اطاعت اور فرمانبرداری کا اس لئے حکم دیا گیا ہے کہ اس کے بغیر انتظام قائم نہیں رہ سکتا۔ تو جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں بھی غلطی کر سکتا ہوں تو پھر خلیفہ یا امیر کی کیا طاقت ہے کہ کہے میں کبھی کسی امر میں غلطی نہیں کر سکتا۔ خلیفہ بھی غلطی کر سکتا ہے لیکن باوجود اس کے اس کی اطاعت کرنی لازمی ہے ورنہ سخت فتنہ پیدا ہو سکتا ہے۔ مثلاً ایک جگہ وفد بھیجنا ہے۔ خلیفہ کہتا ہے کہ بھیجنا ضروری ہے لیکن ایک شخص کے نزدیک ضروری نہیں۔ ہو سکتا کہ فی الواقع ضروری نہ ہو لیکن اگر اس کو اجازت ہو کہ وہ خلیفہ کی رائے نہ مانے تو اس طرح انتظام ٹوٹ جائے گا جس کا نتیجہ بہت بڑا فتنہ ہوگا۔ تو انتظام کے قیام اور درستی کے لئے بھی ضروری ہے کہ اپنی رائے پر زور نہ دیا جائے۔ جہاں کی جماعت کا کوئی امیر مقرر ہو وہ اگر دوسروں کی رائے کو مفید نہیں سمجھتا تو انہیں چاہئے کہ اپنی رائے کو چھوڑ دیں۔ اسی طرح جہاں انجمن ہو وہاں کے لوگوں کو سیکرٹری کی رائے کے مقابلہ میں اپنی رائے پر ہی اصرار نہیں کرنا چاہئے۔ جہاں تک ہو سکے سیکرٹری یا امیر کو اپنا ہم خیال بنانے کی کوشش کرنی چاہئے اور اسے سمجھانا چاہئے لیکن اگر وہ اپنی رائے پر قائم رہے تو دوسروں کو اپنی رائے چھوڑ دینی چاہئے۔ کیونکہ رائے کا چھوڑ دینا فتنہ پیدا کرنے کے مقابلہ میں بہت ضروری ہے"۔

اطاعت امیر کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف ارشادات سنے ہیں۔ لیکن ایک یہ حدیث ہے جو مزید خوف دلوں میں پیدا کرتی ہے۔ ہر احمدی کو ہمیشہ یہ باتیں ہر وقت اپنے ذہن میں رکھنی چاہئیں۔ کہ اطاعت امیر کس قدر ضروری ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور جس نے میرے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

(صحیح مسلم ، کتاب الامارۃ ، باب و جوب طاعۃ الامراء فی غیر معصیۃ و تحریمھا فی المعصیۃ)

تو کون ہے ہم میں سے جو یہ پسند کرتا ہو کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دائرہ اطاعت سے باہر نکلیں۔ کوئی احمدی یہ تصور بھی نہیں کر سکتا۔ پس جب یہ سوچا بھی نہیں جا سکتا تو پھر عہدیداران کی، امراء کی اطاعت خالصتاً للہ اپنے اوپر واجب کر لیں۔ اور اگر نظام جماعت پر حرف آتے ہوئے دیکھیں تو آپ کے لئے راستہ کھلا ہے خلیفہ وقت تک بات پہنچائیں اور مناسب ہے کہ اس عہدیدار کے ذریعہ سے ہی بھجوائیں۔ بغیر نام کے شکایت پر غور نہیں ہوتا۔ اگر اصلاح چاہتے تو کھل کر سامنے آنا چاہئے۔ لیکن یاد رکھیں! آپ کو یہ قطعاً اجازت نہیں ہے کہ کسی بھی عہدیدار کی نافرمانی کریں۔ اگر کوئی ایسی صورت ہے تو پھر حدیث کی روشنی میں آپ عہدیدار سے عدم تعاون کر کے، ان کی نافرمانی کر کے، خلیفہ وقت کی نافرمانی کر رہے ہیں۔ اور پھر یہ سلسلہ اوپر تک بڑھتا چلا جائے گا۔ پس ہر ایک کی بقا اسی میں ہے کہ وہ اس عہد پر قائم رہے کہ وہ ہر قربانی کے لئے تیار رہے گا۔

اس کے بعد اب میں مختصراً، آج جلسے کا آغاز بھی ہے انشاء اللہ، تو اس سلسلہ میں بعض دعائیں پیش کروں گا جو جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود نے کیں۔ جہاں آپ نے بہت ساری دعائیں کی ہیں ان جلسوں میں شامل ہونے والوں کے لئے، وہاں آپ شامل ہونے والوں سے آپ نے کچھ توقعات بھی رکھی ہیں۔ اور فرمایا ہے کہ اس جلسہ کو عام دنیاوی میلوں کی طرح نہ سمجھو کہ اکٹھے ہوئے، ٹولیاں بنائیں، بیٹھے، اپنی مجلسیں جمائیں۔ جلسے کی کارروائی کے دوران بہر حال سب کو سوائے اشد مجبوری کے جلسہ گاہ میں جہاں جلسہ کے پروگرام ہو رہے ہیں، اس ہال میں، یہاں بیٹھنا چاہئے اور تمام کارروائی کو سننا چاہئے۔ انتظامیہ بھی اس بات کا خیال رکھے کہ نرمی اور پیار سے تمام شاملین کو اس طرف توجہ دلائے اور آنے والوں کا بھی کام ہے کہ انتظامیہ سے اس سلسلہ میں تعاون کریں۔ ان کے کہنے کا برا نہ مانیں اور جو بھی انتظام ہے اس کی پوری پوری اطاعت کریں کیونکہ یہ بھی اطاعت نظام کا ایک حصہ ہے اور آج سے ہی، ابھی آپ کی طرف سے اظہار سے پتہ لگنا شروع ہو جائے گا کہ کون کس حد تک اطاعت گزار ہے۔ خاص طور پر عورتیں اس بات کا خیال رکھیں کہ وہ جلسہ سننے آئی ہیں، محفلیں جمانے کے لئے نہیں، نہ ہی دنیاداری کی باتیں کرنے۔ یہی دن ہوتے ہیں جن میں اصلاح نفس کا موقع ملتا ہے۔ تو ان سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے۔ پھر جن خواتین کے چھوٹے بچے ہیں، وہ جہاں بھی ان کا انتظام ہے، مارکی لگی ہوئی ہے اس کے آخر پر بیٹھیں تا کہ بچوں کی وجہ سے دوسروں کو پروگرام سننے میں کوئی دشواری نہ ہو۔ وہ آسانی سے اور سہولت سے تمام پروگرام سن سکیں۔ پھر اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ بچوں والیوں کو بچوں کی ضرورت کے وقت اٹھنا پڑتا ہے، باہر جانے میں بھی آسانی رہے۔ تو امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ ان تین دنوں میں آپ لوگ یہ ثابت کر دیں گے کہ محض للہ آپ اپنی زندگی گزارنے کے لئے یہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔

اب میں حضرت اقدس مسیح موعود کی دعائیں جو آپ نے اس موقع کے لئے کیں، پڑھتا ہوں۔ آپ اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرتے ہیں جماعت کے لئے دعا کرتے ہوئے:

"ہر یک صاحب جو اس للّہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم و غم دور فرما دے۔ اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین"۔

(اشتہار 7/ دسمبر 1892ء مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 342)

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود کی ان دعاؤں اور اس کے علاوہ وہ تمام دعائیں جو آپ نے اپنی پیاری جماعت کے لئے کیں ان سب کا وارث بنائے۔ ہمیں اپنا عبادت گزار بندہ بنائے۔ ہمیں ہر قسم کے شرک سے پاک کر دے، اپنی کامل فرمانبرداری میں رکھے، اور اس جلسہ کے تمام برکات سے فیضیاب فرماتے ہوئے اپنی رحمتوں اور فضلوں کی چادر ہم پر ہمیشہ تانے رکھے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 17/اکتوبر 2003ء)

معصوم بچے کی دلی تمنا

جنگ بدر کے موقعہ پر جب اسلامی لشکر مدینہ سے روانہ ہوا تو تھوڑی دور جا کر حضور ﷺ نے لشکر کا جائزہ لینے کیلئے پڑاؤ ڈالا آپؐ نے دیکھا کہ بعض بچے بھی ساتھ ہو لئے ہیں آپ نے ان سب کو واپس بھیج دیا- ان بچوں میں ایک حضرت عمیر بن ابی وقاصؓ بھی تھے- ان کے بڑے بھائی حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں-

"میں نے اپنے بھائی کو دیکھا کہ وہ حضور ﷺ سے چھپتا پھرتا ہے- میں نے کہا اے بھائی یہ کیا کر رہے ہو- تو انہوں نے جواب دیا-

میں ڈرتا ہوں کہ کہیں حضورؐ مجھے چھوٹا کہتے ہوئے واپس نہ بھیج دیں جبکہ میری دلی تمنا ہے کہ میں بھی جنگ کے لئے نکلوں شاید اللہ تعالیٰ مجھے بھی شہادت کا رتبہ عطا کرے-

آخر کب تک آپ چھپتے کچھ دیر بعد حضور ﷺ نے آپ کو دیکھ لیا- اور واپس جانے کو کہا تو آپؓ اپنے معصوم چہرے کے ساتھ رونے لگ گئے- اس پر حضور ﷺ نے ان کے غیر معمولی شوق کو دیکھ کر انہیں اجازت دے دی- چنانچہ آپ جنگ بدر میں شامل ہوئے اور لڑتے لڑتے جام شہادت نوش فرمایا-

(اسد الغابہ باب ذکر عمیر بن ابی وقاص)

پیار بھری ہستی کی یادوں کا چمن

حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب کے ساتھ آپ کو پیار کی حد تک لگاؤ تھا

امۃ اللطیف زیروی صاحبہ

حضور کو میں بچپن سے دیکھتی آئی تھی وہ میرے پیارے ابا جان حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب سے کچھ عرصہ پڑھتے رہے۔ میں ربوہ میں صرف دس کلاسیں پڑھی تھی پھر لاہور تعلیم کے لئے چلی گئی۔ تعلیم ختم ہوتے ہی میں شادی کے بعد امریکہ چلی گئی تھی اس لئے پھر زیادہ لوگوں سے ملنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ 1966ء میں میرا نکاح ہوا تھا نکاح کے بعد جب میں نے لاہور جانا تھا تو پیارے ابا جان نے مجھے کہا کہ میاں صاحب (حضرت مرزا طاہر احمد) اپنی کار میں لاہور جا رہے ہیں۔ تم ان کے ساتھ جاؤ گی۔ یہ پہلا موقعہ تھا کہ میں نے ان کو اتنی قریب سے دیکھا۔ میرے کار میں بیٹھتے ہی انہوں نے کہا "اچھا آپ ہیں جن کا زیروی صاحب کے بیٹے سے نکاح ہوا ہے" دوسری بات جو اس سفر کی مجھے یاد ہے وہ یہ کہ لاہور پہنچنے کے بعد پہلے غالباً ڈیوس روڈ پر ایک کوٹھی میں گئے مجھے ناشتہ کروایا اور پھر پنجاب یونیورسٹی کے نیو کیمپس میں مجھے خود ہوسٹل چھوڑنے گئے اور ہوسٹل جا کر جب تک میں اندر نہیں چلی گئی کار سے باہر نکل کر کھڑے رہے۔

1980ء کے جلسہ سالانہ پر میں ربوہ گئی۔ میری طبیعت کچھ خراب تھی۔ جلسہ سالانہ ختم ہونے کے بعد ایک دن پیارے ابا جان نے مجھے بتایا کہ میں نے میاں صاحب (حضرت مرزا طاہر احمد) سے کہا تھا کہ میں لطیف کو ہومیوپیتھی دوا کے لئے آپ کو دکھانا چاہتا ہوں۔ تو میاں صاحب نے کہا کہ ملک صاحب آپ یہاں دفتر میں کہاں لائیں گے میں خود گھر آ کر دیکھ لوں گا۔ اس طرح میاں صاحب ہمارے گھر آئے۔ اور میری طبیعت کے متعلق تفصیل سے باتیں کیں علاوہ ازیں امریکہ کے متعلق اپنے سفر کا ذکر کیا۔

میری امی، دو بہنوں اور بھابھی کا پروگرام بنا کہ خاندان مسیح موعود کے کچھ گھرانوں میں ملنے کے لئے جائیں۔ میں بھی ساتھ گئی مختلف گھروں میں گئے۔ آخر میں انہوں نے کہا چلو میاں صاحب (حضرت مرزا طاہر احمد) کے گھر بھی ہو آتے ہیں۔ میرے لئے یہ ان کے گھر ایسے جانے کا پہلا موقعہ تھا۔ جب ہم نے گھنٹی بجائی تو دروازہ میاں صاحب نے ہی کھولا۔ بڑے پرتپاک ملے اور کہا آپا شوکت (میری امی کو آپا شوکت کہتے تھے) آئی ہیں۔ ہم سب کو اندر بٹھایا۔ بی بی آصفہ صاحبہ اندر آئیں اور تخت پوش پر گاؤ تکیہ کے ساتھ بیٹھ گئیں۔ گھر کے کام کرنے والی ایک عورت ٹرالی لائی جس پر چائے اور کھانے کی چیزیں تھیں۔ میاں صاحب نے ہم سب کو خود اپنے ہاتھوں سے چیزیں پیش کیں۔ جن میں گاجر کا حلوہ مجھے خاص طور پر یاد ہے۔ مختلف باتیں ہوتی رہیں۔ میاں صاحب کہنے لگے اچھا ہوا آپ ملنے آ گئے میرا تو ارادہ تھا کہ آپ سب کی دفتر وقف جدید میں دعوت کروں لیکن جلسہ سالانہ کی مصروفیات تھیں اور پھر میں سفر پر چلا گیا تھا۔ میری بہنیں اور بھابی تو ان کے لئے تحفہ لائی ہوئی تھیں میں جب امریکہ سے آئی تھی تو میرا ارادہ تو ان کے گھر جانے کا نہ تھا کیونکہ پہلے کبھی نہیں گئی تھی اس لئے میں نے دعا کا خط لکھ کر کچھ رقم ہدیہ کے طور پر ڈال دی۔ میاں صاحب چائے کے بعد اندر گئے اور سب کے لئے کچھ نہ کچھ تحفہ لائے سب کو دینے کے بعد مجھے ایک پین تحفہ دیا اور کہا کہ یہ پین حضرت مصلح موعود کا تھا جو ان کی وفات کے بعد میرے حصہ میں آیا تھا۔ یہ میں آپ کو تحفہ دیتا ہوں۔ وہ سبز رنگ (ماربل کی طرح) پنسل پن ہے اور اس پر حضرت مسیح موعود کا الہام "سلطان القلم" کندہ ہے۔ میرے گھر والے حیران تھے کہ اتنی نایاب چیز تمہیں کیسے مل گئی۔ میرا تو ایسے تھا جیسے انہوں نے دل موہ لیا ہو۔

ان دنوں گاڑی ربوہ کے اسٹیشن پر نہیں رکتی تھی۔ اس لئے چنیوٹ جا کر لینی پڑتی تھی۔ عشاء کی نماز کے بعد پیارے میاں صاحب میرے ابا جان کے پاس آئے اور کہا "ملک صاحب" آپ کی بیٹی کل جا رہی ہے کار نہیں چاہئے؟ ابا جان نے کہا چاہئے تو ہے مگر مانگتے ہوئے ہچکچا رہا تھا۔ میاں صاحب نے کہا کہ صبح ڈرائیور کار لے کر پہنچ جائے گا۔ یہ میرا حضور کی کار میں دوسرا سفر تھا۔

1987ء میں جب حضور نے امریکہ اور کینیڈا کا دورہ کیا تو بہت مرتبہ حضور سے ملاقات ہوئی۔ باوجود اتنی مرتبہ ملاقات کے جب حضور واپس جانے لگے تو دل یہی کرتا تھا کہ ایک اور ملاقات ہو۔ جب حضور واپس لندن چلے گئے تو میں نے ان کے امریکہ، کینیڈا کے دورہ کے متعلق اپنے تاثرات لکھے اس میں کچھ اشعار بھی لکھے۔ اس کے جواب میں حضور کا اپنی قلم سے لکھا ہوا بہت ہی پیارا خط مجھے ملا۔

فروری 1989ء میں مجھے لندن جانا پڑا جب میں حضور سے ملنے گئی تو سلام کے بعد بڑے پیار سے کہنے لگے "طیقی کیسے آئی ہو" (وہ اکثر مجھے طیقی کہہ کر بلاتے تھے) بڑی اچھی ملاقات ہوئی میں نے واپسی پر پوچھا کہ حضور جانے سے پہلے ایک مرتبہ اور ملاقات کر سکتی ہوں۔ فرمایا ہاں کر سکتی ہو میں نے کہا مجھے اجازت مل جائے گی۔ فوراً پرائیویٹ سیکرٹری کو بلا کر کہا کہ یہ جب بھی کہیں ان کو ملاقات کا وقت دے دیں۔ چنانچہ مجھے دوبارہ ملاقات کا موقعہ مل گیا۔ اس کے بعد امریکہ کینیڈا جب بھی حضور آئے ملاقاتیں ہوئیں یادگار تصاویر کھنچوائیں۔ محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے 1989ء سے لے کر 1995ء تک ہر سال جلسہ سالانہ U.K میں شرکت اور حضور کے ساتھ ملاقات کی توفیق ملی۔

چھ صفحات کا خط

جب اکتوبر 1989ء میں میرے ابا جان حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب کی وفات ہوئی تو میں نے اپنے ابا جان کی یادوں کا ایک خط حضور کو لکھا۔ میرے دل میں خواہش تھی کہ جب اس خط کا جواب آئے تو حضور اپنے قلم سے چند لائنیں میرے ابا جان کے متعلق لکھیں۔ لیکن میں نے اپنے خط میں اس خواہش کا اظہار نہیں کیا تھا۔ جب اس خط کا جواب آیا تو میری حیرت کی انتہا نہ رہی حضور کے ہاتھ کا لکھا ہوا پانچ، چھ صفحوں پر مشتمل نہایت ہی پیارا خراج تحسین کا ابا جان کے متعلق خط آیا۔ بیان نہیں کر سکتی کہ میرے دل کی کیا کیفیت ہوئی۔

1995ء کے بعد میں جلسہ سالانہ U.K پر نہ جا سکی میرے میاں ڈاکٹر کریم اللہ زیروی ہر سال جاتے ہیں۔ ایک جلسہ سالانہ پر حضور نے میرے میاں کو ایک قلم جس پر کہ "حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع" کندہ ہے تحفہ دیا اور ایک قلم دیا کہ یہ طیقی کے لئے ہے وہ قلم بھی میرے پاس محفوظ ہے۔

تلاوت کا تحفہ

فروری 1989ء میں لندن قیام کے دوران ایک دن میں نے حضور کو فون کیا اور کہا کہ میرا دل کرتا ہے کہ آپ سورۃ الرحمٰن اپنی آواز میں ٹیپ کر کے دیں۔ کہنے لگے کہ ایک تو مصروفیت بہت زیادہ ہے دوسرے خصوصی طور پر بیٹھ کر ٹیپ کرنے کے لئے طبیعت پر بوجھ پڑتا ہے۔ اسی روز شام کو میرے بہنوئی منصور شاہ صاحب جب بیت الفضل سے واپس آئے تو ایک آڈیو ٹیپ مجھے دی اور کہا کہ حضور نے آپ کے لئے بھجوائی ہے وہ ٹیپ حضور کی قرآن پاک کے مختلف حصوں کی تلاوت پر مشتمل تھی۔ جو کہ حضور نمازوں میں پڑھا کرتے تھے پھر جب حضور نے درس ترجمۃ القرآن شروع کیا تو سورۃ الرحمٰن کی تلاوت بھی آ گئی۔

میری پیاری امی امۃ الرشید شوکت مرحومہ کی وفات کے بعد 6 فروری 1999ء کی اردو کلاس میں حضور نے اتنے پیار سے ان کا ذکر خیر کیا کہ ان کی وفات جو کہ اچانک ہوئی تھی کا صدمہ کم ہو گیا۔ اسی ذکر خیر میں ابا جان مرحوم کا ذکر خیر اتنے پیارے انداز میں کیا اس وقت حضور کی آواز بھرا گئی۔ ان کو ابا جان مرحوم سے بہت پیار تھا۔

MTA کی نعمت بھی عجیب ہے بار ہا ایسا ہوا کہ دل میں کوئی سوال پیدا ہوتا تو MTA پر سوال وجواب کی محفلوں میں اس کا جواب حضور دے دیتے۔

حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب کی یاد میں نظم

اپنی امی کی وفات کے کافی ماہ بعد ایک دن میں بیٹھی اپنی امی کی یادیں لکھ رہی تھی ابا جان کا بھی ذکر اس میں آ رہا تھا۔ اس وقت MTA پر بنگالی ملاقات کا پروگرام آ رہا تھا۔ ایک بنگالی صاحب نے نظم پڑھنی شروع کی۔ وہ وہی تھی جو کہ میرے ابا جان کی وفات پر حضور نے لکھی تھی اور پہلی مرتبہ جرمنی کے جلسہ سالانہ پر پڑھی گئی تھی۔ "جائیں جائیں ہم روٹھ گئے" ابھی نظم شروع ہی ہوئی تھی کہ حضور نے ان کو روک کر اس نظم لکھنے کا سارا پس منظر بتایا کہ کس طرح ملک سیف الرحمٰن کی وفات پر انہوں نے لکھی تھی۔ میرے دل کی عجیب کیفیت ہوئی کہ ادھر میں اپنے پیارے ابا جان کے متعلق لکھ رہی تھی ادھر MTA پر حضور پیارے ابا جان پر لکھی ہوئی نظم کا پس منظر بتا رہے تھے۔ بڑے پیارے انداز میں وہ نظم پڑھی گئی۔

مئی 2000ء میں میری بھانجی کی شادی لندن میں تھی۔ میرا اچانک جانے کا پروگرام بنا تھا صرف دس دن کا قیام تھا۔ لیکن حضور کے ساتھ ملاقات کے علاوہ تین تقریبات میں حضور کو بہت قریب سے دیکھنے کا اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے موقعہ مل گیا۔ یہ حضور کے ساتھ آخری ملاقات اور دیدار تھا۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس بابرکت وجود کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس میں جگہ دے اور سب کا حافظ وناصر ہو۔ آمین ثم آمین۔

پیشاب میں البومن کا آنا

ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل سے ماخوذ

"ذیابیطس اور پیشاب میں البومن آنے کی بیماری میں ارجنٹم میٹیلیکم بہترین دوا ہے۔ اگر دوسری علامتیں ملتی ہوں تو مکمل شفا ہو جاتی ہے۔ گردوں کی اندرونی جھلیوں میں خرابیاں پیدا ہو جائیں تو بھی ارجنٹم میٹیلیکم مفید ہے"۔ (صفحہ:74)

سیکرٹریان تعلیم کیلئے حضور انور کی تازہ نصائح

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 5 دسمبر 2003ء کو سیکرٹریان تعلیم سے متعلق جو ارشاد فرمایا ہے وہ آپ کی خصوصی توجہ کیلئے شائع کیا جا رہا ہے براہ مہربانی ان ارشادات کی روشنی میں فوری کام کا آغاز کر دیں مزید تفصیلات کیلئے سیکرٹری صاحب تعلیم ضلع سے رابطہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مقبول خدمت کی توفیق بخشے اور ہماری گزشتہ سستیوں کو دور کرتے ہوئے خلیفۂ وقت کی ہدایات کے مطابق ایک نئے ولولہ کے ساتھ کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضور انور نے فرمایا کہ:۔

''.......... پھر سیکرٹری تعلیم ہے۔ عموماً سیکرٹریان تعلیم جماعتوں میں اتنے فعال نہیں جتنی ان سے توقع کی جاتی ہے یا کسی بھی عہدہ دار سے توقع کی جا سکتی ہے اور یہ میں یوں ہی اندازے کی بات نہیں کر رہا، ہر جماعت اپنا اپنا جائزہ لے لے تو پتہ چل جائے گا کہ بعض سیکرٹریان پورے سال میں کوئی کام نہیں کرتے حالانکہ مثلاً ابھی سیکرٹری تعلیم کی جو مثال دے رہا ہوں، سیکرٹری تعلیم کا یہ کام ہے کہ اپنے جماعت کے ایسے بچوں کی فہرست بنائے جو پڑھ رہے ہیں، جو سکول جانے کی عمر کے ہیں اور سکول نہیں جا رہے۔ پھر وجہ معلوم کریں کہ یہ کیا وجہ ہے کہ وہ سکول نہیں جا رہے، مالی مشکلات ہیں یا صرف نکما پن ہی ہے اور ایک احمدی بچے کو تو اس کو توجہ دلانی چاہئے کہ ایک احمدی بچہ کو تو پھر اس طرح وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ مثلاً پاکستان میں ہر بچے کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ شرط لگائی تھی کہ ضرور میٹرک پاس کرے بلکہ اب تو معیار کچھ بلند ہو گئے ہیں، میں کہوں گا کہ ہر احمدی بچہ کو کم از کم F.A ضرور کرنا چاہئے۔ افریقہ میں جو کم از کم معیار ہے پڑھائی کا سیکنڈری سکول کا یا GCSE وغیرہ، یہاں بھی ہے وہاں بھی، اسی طرح ہندوستان میں، بنگلہ دیش میں اور ملکوں میں ۔ یہاں بھی میں نے دیکھا ہے یورپ اور امریکہ کے بعض لڑکے ملتے ہیں جو پڑھائی چھوڑ بیٹھے ہیں تو یہ کم از کم معیار ضرور حاصل کرنے چاہئیں۔ بلکہ یہاں تو تعلیمی سہولتیں ہیں بچوں کو اور بھی آگے پڑھنا چاہئے اور سیکرٹریان تعلیم کو اس طرف توجہ دلاتے رہنا چاہئے اپنے جماعت کے بچوں کو۔ اگر تو یہ بچے جس طرح میں نے پہلے کہا کسی مالی مشکل کی وجہ سے پڑھائی چھوڑی ہوئی ہے انہوں نے، تو جماعت کو بتائیں تو جماعت انشاء اللہ حتی الوسع ان کا انتظام کرے گی اور پھر اگر، یہ بھی ہوتا ہے بعض دفعہ بعض بچوں کو عام روایتی پڑھائی میں دلچسپی نہیں ہوتی اگر اس میں دلچسپی نہیں ہے تو کسی ہنر سیکھنے کی طرف توجہ دلائیں ایسے بچوں کو، وقت بہرحال کسی احمدی بچے کا ضائع نہیں ہونا چاہئے۔ پھر ایسی فہرستیں ہیں، جو ان پڑھے لکھوں کی تیار کی جائیں جو آگے پڑھنا چاہتے ہیں، Higher Studies کرنا چاہتے ہیں لیکن مالی مشکلات کی وجہ سے نہیں پڑھ سکتے تو جس حد تک ہوگا جماعت ایسے لوگوں کی مدد کرے گی لیکن بہرحال سیکرٹریان تعلیم کو خود بھی اس سلسلہ میں Active ہونا پڑے گا اور ہونا چاہئے۔ تو یہ چند مثالیں ہیں جو میں نے، کام کی جو ذمہ داری ہے سیکرٹری تعلیم کی اور بھی بہت سارے کام ہیں اس بارے میں، چند مثالیں میں نے دی ہیں۔ اگر محلے کے Level سے لیکر نیشنل Level تک تمام سیکرٹریان تعلیم موثر ہو جائیں تو، اور کام کرنے والے ہوں تو یہ تمام باتیں جو میں نے بتائی ہیں اور اس کے علاوہ بھی اور بہت ساری باتیں ان کا علم بھی آ سکتا ہے اور فہرست تیار ہو سکتی ہے اور پھر ایسے طلبہ کو مدد کر کے ان کو آگے پڑھایا بھی جا سکتا ہے.........''

(مرسلہ: ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ)

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب انچارج کمپوزنگ سیکشن روزنامہ الفضل کے والد مکرم چوہدری محمد دین صاحب دارالفتوح شرقی ابن مکرم عبدالکریم صاحب مرحوم آف کھاریاں مورخہ 21 دسمبر 2003ء بروز اتوار 67 سال کی عمر میں دل کے حملہ سے وفات پا گئے۔ آپ دو ماہ سے فریکچر کی وجہ سے بھی زیر علاج تھے۔ اگلے روز 22 دسمبر کو صبح دس بجے احاطہ دفاتر صدر انجمن میں آپ کی نماز جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے پڑھائی۔ قبرستان عام میں قبر تیار ہونے پر مکرم آغا سیف اللہ صاحب ناظم دارالقضاء و مینیجر الفضل نے دعا کروائی۔ آپ کھاریاں کے رہنے والے تھے اور 1960ء میں چک 190/EB دہاڑی چلے گئے جہاں امام الصلوٰۃ اور سیکرٹری مال رہے۔ 1984ء میں ربوہ آ گئے اور چند سال روزنامہ الفضل کے کارکن رہے۔ آپ حضرت حسن محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود آف کھاریاں کے نواسے تھے۔ آپ نے پس ماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار لڑکے یادگار چھوڑے ہیں۔ بڑے بیٹے مکرم مبشر احمد صاحب دارالضیافت میں کارکن ہیں۔ دوسرے بیٹوں میں مظفر احمد صاحب اور وحید احمد صاحب شامل ہیں۔ ان کی بلندی درجات اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے مکرم محمود احمد عباسی صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ کو مورخہ 15 نومبر 2003ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام ''امتہ الاعلیٰ'' عطا فرمایا۔ بچی مکرم مظفر حسین صاحب عباسی سابق انسپکٹر مال کی پوتی اور مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب مرحوم آف احمد نگر کی نواسی ہے۔ نومولودہ کی صحت سلامتی اور نیک اور خادمہ سلسلہ وجود بننے کے لئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

مکرم انتصار احمد نذر صاحب مربی سلسلہ کی والدہ مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ کی دائیں آنکھ کا آپریشن مورخہ 26 دسمبر 2003ء کو متوقع ہے۔ مولا کریم اپنے فضل سے ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے اور اس آپریشن کو کامیاب فرمائے۔

مکرم محمد احمد باجوہ صاحب ابن مکرم منور احمد باجوہ صاحب دارالصدر شمالی کو آنکھ کے کینسر کی تکلیف ہے جس کا آپریشن اگلے ہفتہ متوقع ہے۔ درخواست دعا ہے۔

نکاح

مکرم رضوان احمد صاحب ابن مکرم بشارت احمد صاحب دارالعلوم غربی شاہ کا نکاح ہمراہ مکرمہ حدیقۃ المبشرہ صاحبہ بنت مکرم اطہر محمود صاحب مقیم آسٹریلیا مورخہ 13 دسمبر 2003ء بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر دعوۃ الی اللہ نے بعوض بارہ ہزار (12000/-) آسٹریلین ڈالرز پر پڑھا۔ مکرم رضوان احمد صاحب مکرم حاجی عبدالرشید صاحب دارالعلوم غربی ب کے پوتے اور مکرم طارق محمود ظفر صاحب مربی ضلع حیدرآباد کے بھتیجے ہیں جب کہ حدیقۃ المبشرہ صاحبہ مکرم چوہدری محمد اختر صاحب دارالعلوم وسطی کی پوتی اور مکرم حافظ راشد جاوید صاحب مربی سلسلہ کی بھتیجی ہے۔ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

گورنمنٹ آف پاکستان و تحصیل انتظامیہ چنیوٹ سے درجہ اول میں منظور شدہ ماہر فن تعمیرات کی زیر نگرانی ہر قسم کے گھر / عمارت کا بہترین ڈیزائن / نقشہ تیار کروانے کیلئے تشریف لائیے

کمال آرکیٹیکٹ و انجینئرز / 11 تا 1 بجے دوپہر عصر تا عشاء

34/21 کرامت مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

کراچی اور سنگاپور کے K-21 اور K-22 کے فینسی زیورات کا مرکز

العمران جیولرز

فون شوروم 0432-594674

الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

New BALENO

...New look, better comfort

SUZUKI

کار لیزنگ کی سہولت موجود ہے

BALENO

Sunday open Friday closed

Under supervision of Qualified Engineers

MINI MOTORS

54-Industrial Area, Gulberg III, Lahore

Tel:5712119-5873384

کاکیشیا مدر ٹنکچر (سپیشل)

(تندرستی کا خزانہ)

مردوں اور عورتوں، نوجوانوں اور بوڑھوں کیلئے اللہ کے فضل سے ایک مکمل ٹانک ہے۔ نیز وقت سے پہلے بالوں کو گرنے اور سفید ہونے سے روکنے کیلئے مفید ترین دوا ہے۔

پیکنگ 20ML	کاکیشیا مدر ٹنکچر (سپیشل)	کاکیشیا Q
رعایتی قیمت	100/-	50/-

نوٹ۔ اصل ''کاکیشیا'' خریدتے وقت شیشی اور ڈھکن پر GHP اور لیبل پر جرمن ہومیو فارمیسی (رجسٹرڈ) ربوہ کا نام دیکھ کر خریدیں۔ شکریہ

عزیز ہومیو پیتھک گولبازار ربوہ فون 212399

خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

منگل	23۔دسمبر	زوال آفتاب	12-07
منگل	23/دسمبر	غروب آفتاب	5-11
بدھ	24/دسمبر	طلوع فجر	5-36
بدھ	24۔دسمبر	طلوع آفتاب	7-03

ججوں کی مدت ملازمت کی ڈیمانڈ بھی منظور کر لی گئی۔ ایم ایم اے کی طرف سے صدر کے عہدے سمیت تمام نکات حکومت نے منظور کر لئے ہیں اس سے پہلے ججوں کی مدت ملازمت کے علاوہ دیگر نکات طے پا چکے تھے تاہم روزنامہ ڈان 22/دسمبر 2003ء کے مطابق حکومت اس بات پر رضامند ہوگئی ہے کہ بڑی عدالتوں کے ججوں کی ریٹائرمنٹ کی عمر میں ایک سال کا اضافہ کیا جائے۔ اب ایم ایم اے کی طرف سے پیش کئے گئے مکمل نکات منظور کر لئے گئے ہیں۔ اس بل کو 26/دسمبر 2003ء کو ہونے والے قومی اسمبلی کے اجلاس میں منظوری کے لئے پیش کیا جائے گا۔

موثر اقتصادی پالیسیوں سے پاکستان ترقی کی راہ پر گامزن ہوگیا۔ وزیراعظم میر ظفر اللہ جمالی نے کہا ہے کہ معیشت کو مضبوط بنانا جمہوری اداروں کا استحکام اور سماجی شعبوں کو ترقی دینا میری حکومت کی اولین ترجیحات ہیں۔ وہ روجھان جمالی میں مختلف وفود اور قبائلی عمائدین سے باتیں کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے عام آدمی کا معیار زندگی بلند کرنے کے لئے جامع اقتصادی پالیسیاں مرتب کی ہیں۔ گزشتہ تین برسوں میں حکومت کی موثر اقتصادی پالیسیوں سے پاکستان ترقی کی راہ پر گامزن ہو گیا ہے۔ وزیراعظم نے کہا کہ ملک میں رواداری کو فروغ دے کر اور جمہوری اداروں کو مضبوط بنا کر ایک نیا سیاسی کلچر متعارف کرایا ہے۔ دریں اثناء وزیراعظم نے ضلع جعفرآباد کے علاقے صحبت پور میں گیس سپلائی منصوبے کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ حکومت ہر شعبے میں میرٹ کو یقینی بنانے کی کوشش کر رہی ہے تاکہ باصلاحیت افراد کی حوصلہ افزائی ہو اور وہ قومی اداروں کو بہتر بنانے کے لئے کام کریں۔ حکومت لوگوں کو درپیش مسائل سے بخوبی آگاہ ہے۔

کھیلوں کا معیار بہتر بنانے کے لئے انتظامی ڈھانچہ درست کرنا ہوگا۔ صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ فیڈریشنوں کے انتظامی ڈھانچے کو درست کئے بغیر کھیلوں کا معیار بہتر نہیں بنایا جا سکتا۔ حکومت کھیلوں کے فروغ کے لئے اقدامات کر رہی ہے اس ضمن میں اداروں اور سپانسرز کو بھی ترجیحی بنیادوں پر اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ نوجوان کھلاڑیوں کو زیادہ محنت کرنے کی ضرورت ہے تاکہ پاکستان عالمی سکواش پر دوبارہ حکمرانی کر سکے۔ ورلڈ اوپن سکواش چیمپئن شپ کی اختتامی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سکواش میں پاکستان نے بہت لمبے عرصے تک حکمرانی کی ہے روشن خان، ہاشم خان، جہانگیر خان اور جان شیر خان نے سکواش میں پاکستان کے لئے عالمی اعزازات حاصل کئے مگر ان کے بعد خلا پیدا ہو گیا ہے لہٰذا اس کھیل پر دوبارہ راج کرنے کے لئے نوجوان کھلاڑی زیادہ سے زیادہ محنت کریں تاکہ عالمی اعزازات پاکستان کے پاس واپس آجائیں۔

ورلڈ کپ سکواش ٹورنامنٹ۔ مصر کے امر شبانہ چیمپئن بن گئے۔ مصر کے امر شبانہ نے فرانس کے تھیری لنکو کو فائنل میں سخت مقابلے کے بعد شکست دے کر ورلڈ اوپن سکواش چیمپئن شپ جیتنے کا اعزاز حاصل کر لیا وہ یہ ٹائٹل جیتنے والے پہلے مصری کھلاڑی ہیں۔ اس سے قبل احمد برادا فائنل کھیلنے کا اعزاز حاصل کر چکے ہیں۔ صدر جنرل مشرف نے امر شبانہ کو 24 ہزار امریکی ڈالرز اور رنرزاپ تھیری لنکو کو 15 ہزار ڈالرز اور ٹرافیاں انعام میں دیں۔ فائنل میچ دیکھنے کے لئے تماشائیوں کی بڑی تعداد اولڈ ائرپورٹ لاہور پہنچی ہوئی تھی۔

قومی اسمبلی کا اجلاس 26 دسمبر کو طلب۔ حکومت نے 26 دسمبر کو قومی اسمبلی کا اجلاس طلب کر لیا ہے۔ اس روز مجوزہ نئے ترمیمی آئینی بل کو پیش کیا جائے گا۔ اس بل کو منظور کرانے کے بعد صدر مشرف اعتماد کا ووٹ لیں گے۔

ایک سال میں پنجاب کابینہ کے لئے 98 نئی گاڑیاں۔ حکومت پنجاب نے ایک سال میں صوبائی وزراء، پارلیمانی سیکرٹریز اور مشیروں کے لئے 98 نئی گاڑیاں خریدی ہیں۔ جن کی مالیت 9 کروڑ 70 لاکھ روپے ہے۔ 50 گاڑیاں ری کنڈیشنڈ کی گئی ہیں۔ جبکہ جنوری میں ایک کروڑ 45 لاکھ سے 14 مزید نئی گاڑیاں خریدنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

اقوام متحدہ کی قراردادیں نظر انداز نہیں کر سکتے۔ وزیراعظم میر ظفر اللہ جمالی نے کہا ہے کہ کشمیر پر اقوام متحدہ کی قراردادوں کو پاکستان اور بھارت کے درمیان تنازعہ کے حل کے لئے کلیدی حیثیت حاصل ہے۔ بھارتی چینل این ڈی ٹی سے انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ مسئلے کے تمام تر حل کی بنیاد اقوام متحدہ کی قراردادیں ہی ہیں اور بھارت کو یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ انہیں نظر انداز کر سکتے یہ قراردادیں ہی روبہ عمل ہوں گی۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر ان قراردادوں کو نظر انداز کیا گیا تو اس سے پاکستان اور بھارت کے درمیان تنازعہ حل کرنے کا کام مشکل ہو جائے گا یاد رہے کہ ان کے یہ ریمارکس صدر جنرل مرف کے اس بیان کے بعد آئے ہیں جس میں انہوں نے کہا تھا کہ پاکستان اس بارے میں لچکدار موقف اپنائے گا۔ صدر مشرف نے رائٹر سے انٹرویو میں اقوام متحدہ کی قراردادوں سے دستبرداری کی پیشکش کی تھی اس حوالے سے ایک سوال پر جمالی نے کہا کہ وہ نہیں سمجھتے کہ صدر مشرف کے بیان کا مطلب یہی ہے۔ انہوں نے کہا میں نے اصل بنیاد کی بات کی ہے اور یہی بنیاد ان قراردادوں میں ہے۔

صدام حسین کا مخبر گرفتار امریکی حکام نے کہا ہے کہ عراق کے سابق صدر صدام حسین کے بارے میں اطلاع ان کے انتہائی قریبی ساتھی نے دی تھی۔ انہوں نے اطلاع دینے والے شخص کا نام نہیں بتایا تاہم انہوں نے کہا کہ یہ شخص صدام کا دایاں ہاتھ تھا۔ وہ امریکہ کی قید میں ہے۔ اسے 25 ملین ڈالر کا انعام بھی نہیں ملے گا کیونکہ اس شخص نے 8 ماہ تک اس کی اطلاع نہیں دی۔ اس کا تعلق تکریت کے اہم قبیلے سے ہے۔

تائیوان کو خودمختاری کی اجازت نہیں دیں گے چینی صدر نے امریکی صدر بش سے فون پر بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ تائیوان کو خودمختاری کی اجازت ہرگز نہیں دیں گے۔

چوہدری اکبر علی موبائل: 0300-9488447
پروپرائٹر
عمر اسٹیٹ ایجنسی
جائیداد کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ
9۔بی ہنزہ بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ فون: 5416406-7448406

خان نیم پلیٹس
سکرین پرنٹنگ، شیلڈز، گرافک ڈیزائننگ
ویکیم فارمنگ، بلسٹر پیکنگ، فوٹو ID کارڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862-5123862
Email:knp_pk@yahoo.com

نئی و پرانی گاڑیوں کا مرکز
محمود موٹرز
رابطہ: مظفر محمود
فون نمبر 5162622 - 5170255
555A مولانا شوکت علی روڈ۔ نزد جناح ہسپتال فیصل ٹاؤن۔ لاہور

ایم موسیٰ اینڈ سنز
ڈیلرز:۔ ملکی وغیر ملکی BMX+MTB بائیسکل اینڈ پی بے آر ٹیلز
27۔ نیلا گنبد لاہور فون: 7244220
پروپرائٹرز۔ مظفر احمد تاگی۔ طاہر احمد تاگی

زرعی وسکنی جائیداد کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ
الحمد پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
ملک غلام یٰسین۔ محمد نواز احمد ورک
دوکان: 04524-214661
رہائش: 04524-214228-213061

خصوصی رعایت
بالکل نیا سامان آدھے سے بھی کم کرایہ پر۔ مزیدار کھانوں کے ساتھ
رابطہ کریں فائدہ اٹھائیں
گوندل ٹینٹ اینڈ پارٹی ڈیکوریٹرز
گولبازار ربوہ
فون نمبر: 04524-212758
نیز۔ نئی آرام دہ کاریں، مرسڈیز، ٹویوٹا ویز اور لوڈر گاڑیاں کرایہ پر حاصل کریں

AL-FAZAL JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH:04524-213649

تمام گاڑیوں و ٹریکٹروں کے ہوز پائپ
آٹوز کی تمام آئٹم آرڈر پر تیار
SRP
سینکی ربڑ پارٹس
جی ٹی روڈ رچنا ٹاؤن نزد گلوب ٹمبر کارپوریشن فیروزوالا لاہور
فون فیکٹری 042-7924522,7924511
فون رہائش 7729194
طالب دعا۔ میاں عباس علی، میاں ریاض احمد۔ میاں تنویر اسلم

البشیرز
معروف قابل اعتماد نام
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب چنیوٹ کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز شوروم ربوہ
فون شوروم چنیوٹ 04942-423173 - 04524-219510

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29